

قسط نمبر 6

ٹھیک ہے تو اب میں چلتی ہوں سر اگر دوبارہ کوئی مسئلہ ہو تو آپ کال کر لیجیے گا۔۔

ازلان نے پھر سے اپنا سر ہاں میں ہلایا تو ڈاکٹر نے نرس کے ہمراہ باہر کا رخ کیا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

بس میں نے کہا تھا نا کہ کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔
ازلان نے اپنا رخ واپس حور کی طرف کرتے ہوئے کہا جو کسی سوچ میں الجھی بیٹھی تھی۔۔

حور۔۔

ازلان نے اسے اپنی ہی سوچ میں گم دیکھ دوبارہ تھوڑی اونچی آواز میں پکارا۔۔

ج جی۔۔

حور نے ازلان کی آواز پر اپنی سوچ سے نکلتے ہوئے جلدی سے کہا اور ازلان کی طرف دیکھا۔۔

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

اپنے روم میں جا کر آرام کرو گی یا ادھر ہی ٹھیک ہو۔۔۔
ازلان نے نرمی سے پوچھا۔۔

جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔۔

حور نے بھی اسی نرمی اور معصومیت سے کہا تو ازلان کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔

جیسے میری مرضی کا کیا مطلب ہے ڈول جہاں تمہیں ٹھیک لگے گا وہیں ٹھیک ہو گا نا۔
ازلان نے پھر سے نرمی سے جواب دیا۔

آپ سے ایک بات پوچھوں۔

حور نے آہستہ سے آواز میں ازلان سے پوچھا۔

بالکل دو پوچھو۔

ازلان نے ہنستے ہوئے کہا تو حور نے بھی مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔

آپ ن نے م میرے بارے میں پتا نہیں کیا۔

م مطلب آ آپکا ن نہیں پتا میں ک کون ہوں۔

حور نے بیڈ پر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

جب ازلان نے اسے بیٹھنے میں مدد کی۔

امم اہم۔

ن نہیں حور اکیلی ہم لوگوں نے کافی پتا کیا پر ہمیں کچھ پتا نہیں لگا۔

اسی لیے تو ہم نے تمہارا علاج کروانے کا سوچا ہے۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

آہستہ آہستہ اس ٹریمنٹ کے بعد تمہیں خود ہی سب کچھ یاد آ جائے گا۔
پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ازلان نے اپنا گلہ صاف کر کے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بات شروع کی اور پھر نرمی سے اسے سب بتایا۔

ازلان کی بات پر حور نے سمجھتے ہوئے آہستہ سے سر ہاں میں ہلایا۔

اب تم ریلیکس کرو اوکے نا۔
ازلان نے حور کو نرمی سے کہا اور باہر کا رخ کیا۔

ازلان نے باہر لیونگ روم میں قدم رکھا تو اسے کسی کی نسوانی آواز سنائی دی اور ساتھ شاہویز کی
التائی آواز بھی سنائی دی۔

ازلان نے آگے قدم بڑھاتے ہوئے غور سے سنا تو اسے ایک پل لگا تھا بات سمجھنے میں۔

ازلان نے اپنے سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کر با مشکل اپنی ہنسی روکی اور انم سے تھوڑا دور پیچھے کی طرف کھڑا ہو گیا جو کہ شاہویز کے بلکہ لگی کھڑی تھی یا یہ کہا جائے کہ چپکی کھڑی تھی۔۔

جہاں سے اسے صرف شاہویز نظر آ رہا تھا۔۔

ازلان نے تھوڑی اپنی آواز میں اپنا گلہ صاف کیا تو انم نے تو نہیں پر شاہویز نے اپنی نظر اٹھائی تو شانے ہی ازلان بڑی سی جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

شاہویز نے اسے ایک گھوری سے نواز کر انم کو کندھوں سے پکڑ کر خود سے دور کیا۔۔
شاہ تمہیں پتا ہے میں کتنی خوش ہوں ہماری جلد ہی شادی ہونے والی ہے۔۔۔

انم نے شاہویز کے دور کرنے پر اس سے دو قدم پیچھے ہٹے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا۔۔
تو شاہویز نے آہستہ سے اپنی آنکھیں گھمائیں اور مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی طرف دیکھا۔۔

ہاں بالکل تمہیں خوش ہونا بھی چاہیے آخر تمہاری شادی مجھ سے جو ہو رہی ہے۔۔
شاہویز نے اسی مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور پیچھے ہو کے وہاں رکھے صوفے پہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے بیٹھ گیا۔۔۔

اور اپنی پاکٹ میں سے سگریٹ نکال کے اپنے منہ میں رکھی۔۔

اہم اہم کیسی ہو انم۔۔

ازلان نے ایک بار پھر اپنا گلہ صاف کر کے انم کی توجہ خود کی طرف کرواتے ہوئے شاہویز کو ہی بے شرمی سے دیکھ رہی تھی۔۔

اووو ازلان۔۔

ایم فائن (I'm fine) تم بتاؤ۔۔

ازلان کی آواز سن کر انم نے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ لیے اسکی طرف رخ کیا۔۔

اور اسکی طرف بڑھ کر اسکے گلے لگی تو ازلان نے بھی شاہویز کی طرح آنکھیں گھماتے ہوئے اسکے گرد آہستہ سے حصار بنایا۔۔

اور جب اسکی نظر شاہویز پر گئی تو ابکی بار شاہویز کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی جیسے کہہ رہا ہو اب بتاؤ۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔

انم کے دور ہونے پر ازلان نے مصنوعی مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ان دونوں بھائیوں کو ہی انم پسند نہیں تھی وجہ اسکا اتنا زیادہ بولڈ ہونا اور سائیکو نیچر تھی۔۔

انم تم فلائٹ کی وجہ سے تھک گئی ہوگی تو کیوں نا تم پہلے آرام کر لو پھر ڈنر کے وقت بات چیت کرتے ہیں۔۔

ازلان نے انم کو شاہویز کی طرف بڑھتے دیکھ جلدی سے کہا۔۔
شاہویز نے اسی لیے تو اسے وارن کیا تھا کہ انم کو اس سے دور رکھے۔۔۔

انم کے شاہویز کی طرف بڑھتے قدم رکے اور اسنے پلٹ کے ازلان کی طرف دیکھا جو چہرے پر مسکراہٹ لیے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں انم ازلان ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔
شاہویز نے بھی سنجیدگی سے کہا تو بس اتنی سی بات تھی۔۔
انم نے فوراً اپنا رخ شاہویز کی طرف کیا۔۔

اووو شاہ بیبی تمہیں میری کتنی پرواہ تم میری کتنی کثیر کرتے ہو۔۔
انم نے شاہویز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔

اور اسکے گال پر کس کی تو شاہویز نے گھور کر اسکی طرف دیکھا اور اپنے گال پر رکھے اسکے ہاتھ کو پرے جھٹکا۔

جبکہ ازلان انم کے کہے لفظوں پر پیچھے منہ کھول کے کھڑا تھا اسنے بھی تو یہی کہا تھا کونسا فارسی بولی تھی پر پھر انم کی اگلی حرکت پر اسکا کھلا منہ بند ہوا پر شاہویز کے چہرہ دیکھ کے اسنے بامشکل اپنا قہقہہ روکا۔۔

اور اس سے پہلے شاہویز انم پر اپنا غصہ نکالتا وہ جلدی سے آگے بڑھا۔

انم انم چلو بھی ایسے تم زیادہ تھک جاؤ گی۔
میڈز تمہارا سامان روم میں شفٹ کر دیں گی۔

ازلان کے کہنے پر انم نے اپنا رخ پھر سے ازلان کی طرف کیا اور اسکی طرف ایک مسکراہٹ اچھال کر اپنا رخ گیسٹ روم کی طرف کیا۔

شکر ہے اب کوئی تین چار گھنٹے آرام ہوگا۔۔

ازلان نے شاہویز کے پاس ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

پہلے ایک دن کے لیے آتی تھی تو دماغ خراب کر دیتی تھی اب پتا نہیں کب تک یہاں رہے۔

تین چار گھنٹے کے سکون کا کیا کرنا ہے اسکا کچھ کرو۔۔

ازلان کی بات پر شاہویز نے بھی سنجیدگی سے کہا تو ازلان نے آہستہ سے سر ہلایا۔۔

ویسے شاہ بیبی ایک سگریٹ دینا۔۔۔
ازلان نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

تم تم نا بڑے ضرور ہو پر عزت کے لائق نہیں ہو نکلو ادھر سے میرے ساتھ یہ فضول بکواس نا کیا کرو بد تمیز انسان۔۔

ازلان کے کہنے پر شاہویز نے جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا اور اونچی آواز میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تو ابکی بار ازلان نے اگلا پچھلا سارا قہقہہ ایک بار لگایا۔۔۔

شاہویز نے ساری بات ازلان کے قہقہہ لگانے پر بھولتے ہوئے اسکی طرف نرم اور پیار بھری نظروں سے دیکھا۔۔

ابھی شاہویز کچھ اور بولتا کہ انم کی اونچی آواز سنائی دی۔۔

ازلان نے ایک دم اپنا تہقہہ روکا اور کچھ یاد آنے پر جلدی سے اٹھا۔

ش شاہ اس گیسٹ روم میں تو حور تھی۔۔

ازلان نے جلدی سے کہا اور اپنا رخ اس روم کی طرف کیا۔

شٹ۔۔

ازلان کی بات سن کر شاہویز نے بھی ازلان کے پیچھے ہی اس روم کی طرف بڑھا۔
کون ہو تم اور اس روم میں کیا کر رہی ہو یہ صرف میرا روم ہے۔۔

ہاؤ ڈیر یو (how dare you)۔۔۔

وہ لوگ وہاں پہنچے تو انم کی آواز انکو کلیئر سنائی دی۔۔

اور دیکھا تو انم حور کی کلائی دبوچے اس سے یہ سب کہہ رہی تھی۔۔

بولا تھا نا اس سے دور رکھنا حیا کو۔۔

دیکھو اب اسکا سائیکو پن شروع ہو گیا۔۔۔

شاہویز نے ازلان کے ساتھ ہی کمرے میں قدم رکھتے ہوئے کہا اور انکی طرف بڑھا۔

حور جو پہلے ہی رو رہی تھی شاہویز کو دیکھ اور تیزی سے رونا شروع کر دیا۔۔

انم چھوڑو اسے دکھائی نہیں دے رہا وہ بیمار ہے۔۔

ازلان نے بھی انکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

یہ میرے روم میں کیا کر رہی ہے شاہ۔۔
انم نے اسکی کلائی پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔۔

بازو چھوڑو اسکا۔

شاہویز نے سنجیدگی سے کہا۔

کیوں پہلے یہ بتاؤ یہ ہے کون جسے تم نے میرا کمرے دینے کی ہمت بھی کی۔۔۔

انم کی بات پر کان نا دھرتے ہوئے اور حور کو روتے دیکھ شاہویز نے اسکی کلائی انم کے ہاتھ سے چھڑوانے چاہی جب انم بولی۔۔

اووو یہ تمہاری کوئی رکھیل۔۔

ابھی انم کی بات منہ میں تھی جب شاہویز نے کا جبراً دبوچتے خون آشام نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

ایک اور الفاظ اپنے اس منہ سے نکالا تو تمہارا یہ منہ بولنے لائق نہیں بچے گا۔
بازو چھوڑو اسکا۔

شاہویز نے ابکی بار دھاڑتے ہوئے کہا تو انم نے فوراً حور کا بازو چھوڑا۔

انم کے ہاتھ چھوڑتے ہی حور فوراً ازلان کی طرف بڑھی جو اتنے ہی غصے سے انم کو آنکھوں سے ہی ننگے کا ارادہ رکھتا تھا۔

حور فوراً جا کے ازلان کے گلے لگی اور اپنا منہ اس کے سینے میں چھپا کے تیزی سے رونا شروع کر دیا۔

تو ازلان نے نرمی سے اسکے بال سہلائے اور اسے چپ کروانے کی کوشش کی۔
شش ڈول بس دکھاؤ اپنا بازو زیادہ پین تو نہیں ہو رہی۔

ازلان نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا اور اسکا بازو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اسکا جائزہ کیا۔

ازلان اسے اسکے روم میں لے کے جاؤ۔۔

شاہویز نے انم کی طرف ہی غصے سے دیکھتے ہوئے کہا جواب آنکھوں میں مصنوعی آنسو لیے کھڑی تھی۔۔

شاہویز کی آواز پر ازلان نے حور کا دوسرا بازو پکڑا اور اسے وہاں سے لے کر حور کے کمرے میں آیا۔۔

حور اب دکھاؤ اپنی کلائی۔۔

حور کو بیڈ پر بٹھاتے اور خود اس سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھتے ہوئے ازلان نے کہا۔۔

تو حور نے اپنا ہاتھ ازلان کے سامنے کیا تو ازلان نے اسکی آستین اوپر کر کے بازو کو دیکھا جو کافی سرخ ہوا ہوا تھا۔۔

درد ہو رہی ہے کیا۔۔

ازلان نے حور سے نرمی سے پوچھا۔۔

ن نہیں بس وہ لڑکی اچھی نہیں تھی۔۔

حور نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہا تو ازلان نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔۔

ہاں بالکل وہ بالکل اچھی نہیں ہے اس نے حور کو ہرٹ کیا نا۔۔

ازلان نے جان بوجھ کر اسکی بات میں اسی کی طرح حصہ لیتے ہوئے کہا۔۔

ازلان آپ نے مجھے یہ نام کیوں دیا۔۔

جب مجھے اپنا نام یاد آ جائے گا آپ پھر بھی مجھے حور ہی کہیں گے کیا۔۔

حور نے اپنے دماغ میں چل رہے سوال کو اپنی زبان پر لاتے ہوئے کہا تو۔۔

ازلان کا چہرہ پل میں اداس ہوا۔۔

ازلان نے اپنی آنکھوں میں آئے پانی کو بامشکل پیچھے دھکیلا اور حور کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھو حور میرے لیے حور العین نام میرے لیے بہت عزیز ہے۔۔

میں ساری دنیا سے زیادہ اپنی حور العین۔۔ اپنی پرنسز سے پیار کرتا تھا اور کرتا ہوں۔۔

ازلان نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کر کے حور کو سنجیدگی سے کہا۔۔
امم وہ کون تھی؟۔۔
اور اب کدھر ہے؟۔۔

حور نے آہستہ سے پوچھا تو ازلان نے ایک بار پھر گہرا سانس لیا۔۔
حورالین میری بیٹی تھی حور۔۔
اور نورالین میری بیوی۔۔

دونوں ہی میری دنیا تھیں میرا سب کچھ پر۔۔
پر پھر۔۔

ازلان نے سنجیدگی سے بتایا اور آخر میں بات ادھوری چھوڑ کر اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے کھولیں
۔۔

پر ابکی بار بہت کوشش کے باوجود بھی ایک آنسو آنکھوں سے بہہ کر اسکے گالوں پر ڈھلک گیا۔۔

آپکی ب بیٹی تھی۔۔
وہ اب کدھر ہے۔۔

حور نے پھر آہستہ سے اپنے سامنے بیٹھے خوبرو مرد سے پوچھا۔
جو رونے کی اور تکلیف کی آخری حد پر تھا۔

تم چھوڑو ان باتوں کو حور۔۔
یہ بتاؤ اب کیسا فیمل ہو رہا ہے۔۔
ازلان نے بات بناتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

م میں تو ٹھیک ہوں اب۔۔
پ پر آپنے مجھے اپنی ب بیٹی کا نام کیوں دیا۔۔
حور نے پھر سے آہستہ سے معصومیت سے کہا۔

حور جب تم ہمیں پہلی بار ملی تھی۔۔
مجھے تب ہی تم بالکل میری حور کی طرح معصوم لگی تھی۔
وہ بالکل تمہاری طرح تھی۔۔

پر وہ چھوٹی سی تھی پانچ سال کی۔۔
اور تم تو بڑی ہو پر بالکل میری پرنسس کی طرح۔۔

پہلے میں نے تمہیں یہ نام دینے سے پہلے سوچا تھا کافی سوچا تھا پر اب تم میرے لیے ہمیشہ حور ہی رہو گی۔۔

بہت تمہیں اپنا یاد آ بھی جائے۔۔

مجھے لگے گا میری پرنس میرے پاس ہے۔۔

ازلان نے نرمی سے کہا تو حور نے معصومیت سے اسکی طرف دیکھا۔۔

اگر مجھے سب یاد آجاتے گا تو مجھے میرے گھر بھی جانا ہو گا نا۔۔

پر میں آپ سے ملنے آیا کروں گی ہے نا پھر میں آپکی حور ہی رہوں گی۔۔

حور کی اس بات پر ازلان نے سنجیدہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔

حور چھوڑو ان باتوں کو اور فریش ہو جاؤ۔۔

پھر میں تمہیں پورا گھر دکھاؤں گا تم نے نہیں دیکھا نا۔۔

ازلان نے سنجیدگی سے حور سے کہا۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگا جب حور کی کھکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔۔
ہاں میں نے نہیں دیکھا آپ دکھائیں گے نا۔۔
حور نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا تو ازلان چھوٹی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

شاہ۔۔

ازلان نے شاہویز کے کمرے کا دروازہ نوک کرتے ہوئے اسے پکارا۔۔

ہاں ازلان اندر ہی ہوں آ جاؤ۔۔

اجازت ملتے ہی ازلان جلنے شاہویز کی کمرے میں قدم رکھا اور اسکی تلاش میں نظر دوڑائی جو کمرے کے کاؤچ پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔۔

شاہ تم نے اس انم کا کیا کیا۔۔

ازلان نے اسکے ساتھ ہی اپنی کاؤچ پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا تو شاہویز کی لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر حرکت کرتی انگلیاں رکی۔۔

پھر اس نے اپنا دھیان لیپ ٹاپ سے ہٹا کر ازلان کی طرف دیکھا۔۔
جو سنجیدگی سے اسی کے جواب کا منتظر تھا۔۔

کیا کرنا تھا بولا تھا حیا سے اسے دور رکھنا دیکھا کیسے سائیکو پن دکھایا ہے اس نے اپنا۔۔
شکر کرو کوئی چیز نہیں ماری اس نے حیا کے۔۔

شاہویز نے سنجیدگی سے کہا۔۔
بس غلطی ہو گئی مجھے اسے اپنے روم میں ریست کرنے کے لیے کہنا چاہیے تھا۔۔

اچھا خیر آگے سے زیادہ محتاط رہنا اب حیا اسکی نظروں میں آگئی ہے۔۔
کوئی موقع نہیں جانے دے گی۔۔

شاہویز نے ازلان کی بات بچ میں کاٹتے ہی پھر سے سنجیدگی سے کہا۔۔

ہممم یہ تو ہے۔۔

پر اب اسے روم میں تو بند نہیں کر سکتے ناب وہ ٹھیک ہو رہی ہے تو ظاہری سی بات ہے باہر آئے جائے گی۔۔

ازلان نے سنجیدگی سے اپنی بات ختم کی۔۔

ہاں تو کرے وہ جو اسے کرنا ہے میں تمہیں محتاط رہنے کے لیے کہا ہے۔۔
باقی وہ انم اسکا کچھ نہیں کر سکتی میں نے سمجھا دیا ہے اسے۔۔

شاہویز نے سرد لہجے میں کہا۔۔

تم نے اسے کیا کہا ہے۔۔
ازلان نے بھی اسے سنجیدگی بھرے انداز میں پوچھا۔۔

میں نے اسے کہا ہے کہ وہ ہمارے وفادار گارڈ علی احمد کی بیٹی ہے جو پاکستان کا تھا۔۔
وہ مر گیا تو حیا کی ذمہ داری ہم پر آگئی ہے کیونکہ حیا ایک معصوم لڑکی ہے۔۔
شاہویز نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

اہم شاہویز آفندی نے ایکسپلینیشن (explanation) دی واؤ۔۔

ازلان نے شرارتی بھرے انداز میں کہا۔

یہ آجکل تمہیں زیادہ شرارتیں نہیں سوجھ رہیں۔
عمر دیکھو اپنی اور اپنی حرکتیں بھی دیکھو۔
ایک بچی کے باپ۔

ازلان کی بات پر شاہویز نے اسے ایک گھوری سے نوازتے ہوئے تیز آواز میں کہا اور پھر اچانک اپنی بات ادھوری چھوڑ کر جلدی سے ازلان کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اب کوئی شرارت کوئی مسکراہٹ نہیں تھی بس دکھ اور غم تھا۔

ازلان س سوری۔

شاہویز نے آہستہ سے ازلان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

ش شاہ کبھی کبھی میرا دل درد سے پھٹنے لگتا ہے۔
مجھے کہیں سکون نہیں آتا۔
میرا دل کرتا ہے میں بھی نور اور حور کے پاس۔

بس ازلان کیا ہو گیا ہے مرد بنو یار۔۔

شاہویز نے جلدی سے آگے بڑھ کے ازلان کی بات کاٹتے ہوئے اس کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا ازلان کسی کو نہیں چھوڑوں گا بس میں سہی وقت کے انتظار میں ہوں۔۔

میں انکے جسم سے خون کو ایک ایک قطرہ نکال دوں گا۔۔

نور کا بدلہ تو چلو تم پر ہے پر حور۔۔

حور میری چھوٹی سی ڈول۔۔

بس جب تک میں انہیں جان سے نامار دوں میں چین سے بیٹھ ہی نہیں سکتا۔۔

شاہویز نے دکھ سے لبریز لہجے میں گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

ازلان یار ایسے تو مت کرو ادھر دیکھو میری طرف ایسے کمزور بنو گے تو کیا ہو گا۔۔

شاہویز نے ازلان کا چہرہ اوپر کرتے اسکی طرف دیکھا جسکی آنکھیں لال سرخ اور آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔

ہم دونوں ہیں نا بیگز کی ہستی مٹا دیں گے۔۔
ایسے مت کرو یار پلیز۔۔
تمہیں ایسے دیکھ کے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔
شاہویز نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے دکھ اور نرمی سے کہا۔۔

پر شاہ ایک ریکوئسٹ (request) ہے۔۔
تم ان سب میں حور کو نہیں لاؤ گے۔۔
وہ معصوم ہے۔۔
تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہانا چاہیے کہ وہ مجھے ہماری حور جتنی ہی عزیز ہے۔۔
تم کبھی اسکی آنکھوں میں دیکھو ان آنکھوں میں غموں کا اک جہاں آباد ہے۔۔
یہ الگ بات ہے کہ اسے کچھ یاد نہیں ہے پر تم نے خود بھی تو سب پتا کیا ہے نا۔۔
حور ان سب میں کہیں نہیں ہے۔۔
وہ تو اسکی قسمت اسے ان ظالموں سے ہمارے پاس لے آئی ہے۔۔
میں چاہتا وہ یہاں ہی ایک نارمل زندگی سٹارٹ کر دے۔۔
چلو تب تک ہی سہی جب اسکی یاداشت نہیں آ جاتی۔۔
باقی بعد کی بات ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

